Al-SHARQ
Vol: 03, Isue:02, July-Dec 2022, pp:76-83

OPEN ACCESS
Al-SHARQ
ISSN (Online): 2710-2475
ISSN (Print): 2710-3692
www.alsharqjr.com

التوضیح شرح مقدمۃ الصلوٰۃ میں مصطفیٰ القرمانی کے منہج اسلوب کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of Musatafa Al-Qirmani's Manhaj/Style (Methodology) in Al-Tauzih Sharh Muqaddima-Tu-Salah

Muhammad Khalid
PhD Research Scholar, Department of Islamic Theology, Islamia College Peshawar, Peshawar

Dr Salim Ur Rahman
Associat Professor, Department of Islamic Theology, Islamia College Peshawar, Peshawar

Submission: 28-09-2022 *Accepted: 28-10-2022* *Published:30-12-2022*

Abstract

Muṣṭafa al Qirmani was one the eighth hijrah aḥnafs of Cairo (qahira). One of his books is att-auḍihfil-fiqh al ḥanafiayah. In this article I have discussed and analyzed the writing style and approach of Al-Qirmani in the said book. In the

said work he tries to prove his cause depending upon the references support of qurân, Sunnah and the authentic books of fiqh. The controversy between the four schools of thoughts have been discussed in an easy and meaningful way.

The series of answer-question has made it more interesting; this thing which lacks in other books of fiqh. At the end of book, the hymn (manaqib) of Imam Abu ḥanifah have also added to the book.

***Key Words**: Muṣṭafa, Qirmani, aḥnafs, fiqh, Abu ḥanifah, schools of thought, Methodology*

فقہ کے عہد اول سے لے آج تک تحریر کا سلسلہ جاری ہے۔ایک وجہ یہ بھی ہے کہ زمان و مکان کے ساتھ بعض مسائل بھی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ لیکن دوسری وجوہ کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا جیسے فقہی مسائل کی افہام و تفہیم میں آسانی پیدا کرنے مختلف اقدامات اٹھائے جاتے ہیں۔ انہی کوششوں میں سے کتاب فقیہ ابو اللیث سمرقندی کی مشہور زمانہ کتاب مقدمۃ الصلوۃ کی شرح التوضیح بھی ہے۔جو مصطفیٰ بن زکریا القرمانی ۸۰۹ھ کی تصنیف ہے۔

CC BY

مصطفیٰ بن زکریا القرمانی کا تعارف:

العالم الفاضل مصطفیٰ بن زکریا القرمانی، مصلح الدین، القاہری، رحمہ اللہ، آٹھویں صدی ہجری میں پیدا ہوئے۔ تاریخ پیدائش کا تذکرہ کتب میں کہیں موجود نہیں، البتہ تاریخ وفات معلوم ہے جو مشہور کتب نے نقل کیا ہے۔ اپنے علاقے کے علماء سے ابتدائی اسباق پڑھنے کے بعد قاہرہ منتقل ہوئے، بلاد روم منتقل ہو کر وہاں کتب تصانیف فرمائیں۔ آپ نے ۸۰۹ھ وفات پائی[1]۔ آپ کی مشہور تصانیف میں سے ارشاد الروایہ فی شرح الہدایۃ، المصباح بالضوء، رسالہ فی حکم اللعب بالنرد والشطرنج اور شہرہ آفاق کتاب التوضیح شرح المقدمۃ الصلاۃ للفقیہ ابی للیث السمرقندی ہیں[2]۔

کتاب التوضیح شرح مقدمۃ الصلاۃ کا تعارف:

التوضیح امام ابو اللیث سمرقندی رحمہ اللہ کی علم الفقہ کی مشہور کتاب مقدمۃ الصلاۃ کی شرح ہے جو مصطفیٰ بن ذکریا القرمانی (۸۰۹ھ) کی تصنیف ہے، علماء میں سے الشعرانی نے اس شرح کو عظیم شاہکار میں سے شمار کیا ہے اور مزید کہا کہ اس کتاب کی حسد و بغض کی وجہ سے آپ پر قتل کا فتویٰ لگایا گیا۔ طاش کبریٰ زادہ نے الشقائق النعمانیہ[3] میں اس شرح کو مقبول اور کثیر الفوائد شروح میں سے شمار کیا ہے اس کے علاوہ کئی وجوہات ہیں جو اس شرح کو دوسری شروح سے ممتاز کرتی ہے۔

یہاں ان سطور میں آپ کی آخر الذکر کتاب التوضیح شرح مقدمۃ الصلاۃ کی منہج کا ذکر کیا جارہا ہے۔[4]

سب سے پہلے عام کتب میں شروع کی طرح حضرت شیخ نے کتاب کے شروع میں وجہ تسمیہ اور وجہ تصنیف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب میں نے فقیہ ابی اللیث السمرقندی کی کتاب مقدمۃ الصلاۃ میں مشکلات اور مجملات دیکھنے کے بعد اس کی شرح اور توضیح لکھنے کا ارادہ کیا، تو اسے التوضیح سے ہی موسوم کیا۔[5]

مؤلف رحمہ اللہ مقدمۃ الصلاۃ سے عبارت کا ایک حصہ یا چند کلمات قولہ: کے ساتھ نقل فرمایا ہے اور اسکے شرح میں مشکل الفاظ، مصطلحات اور لغات کا کتب لغات، معاجم اور مصطلحات سے وضاحت کرتے ہوئے عبارت نقل کرتا ہے۔ جس نہج کے ساتھ آپ قرآن، حدیث، فقہ، لغات اور دیگر کتب سے اخذ کرتا ہے وہ تفصیل کے ساتھ درجہ ذیل ہیں:

قرآن اور تفاسیر سے استدلال استشہاد اور لغوی تحقیق:

مؤلف رحمہ اللہ جہاں مناسب سمجھتا ہے سب سے پہلے اصل کتاب مقدمۃ الصلاۃ سے لفظ قولہ کے ساتھ عبارت نقل کرنے کے بعد تشریح میں اپنے موقف کو ثابت کرنے کے لئے استدلال، استشہاد اور بعض دفعہ لغوی تحقیق کے لئے قرآن کریم کی آیات نقل کرتا ہے جسکا معنیٰ کتب لغت کے ساتھ مشابہت ہو مماثلت ہو اور یہ آپ کا یہ طرز تشریح آپ کی اس کتاب میں بہت نمایاں ہے جیسے:

فلا عدوان الا علی الظالمین کی تشریح اور وضاحت کرتے ہوئی آپ فرماتے ہیں۔ **ویدل علیه قوله تعالیٰ حکایة عن قول موسی لشعیب علیها السلام ﴿ایما الأجلین قضیت فلا عدوان﴾**[6] اِی فلا سبیل علی، اسکے بعد کتب لغت سے معنیٰ و معانی کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہے **وقال اهل المعانی العدوان الظلم**. اسکے بعد اسی کتاب کا حوالہ کبھی کتاب تو کبھی مصنف کے نام کے ساتھ دیتے ہیں۔ اس ضمن میں کتب لغت سے آپ نے الصحاح للجوہری[7] پر زیادہ

اعتماد کیاہے یہی وجہ ہے کہ آپ نے اکثر مقامات پر کذا فی الصحاح یا قال الجوہری کے ساتھ تصریح کی ہے۔آپ نے تفاسیر میں سے اکثر زمحشری کی تفسیر الکشاف، ابی اللیث السمرقندی کی تفسیر بحر العلوم اور البغوی کی تفسیر معالم التنزیل سے نقل کیاہے۔السمرقندی کی تفسیر کو کذافی تفسیر المصنف اور زمحشری کو ،کذا فی الکشاف سے اشارہ کیاہے جبکہ لغت میں الصحاح للجوہری مختار الصحاح سے استفادہ کیاہے اور اس کے ساتھ معنی کا نقل بھی کسی تفسیر سے ہی کرایاہے جیسے :۔

قوله: ﴿**اقيموا الصلاة**﴾ اسمیں آپ نے معنیٰ کی وضاحت کرتے ہوے تفسیر کشاف کا حوالہ دیتے ہوئے صراحت کے کے ساتھ فرمایاہے :**الكل مستفاد من الكشاف**[8] اور بعد میں لفظ الصلاۃ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا اگرچہ یہ واحد ہے لیکن مراد اس سے جمع صلوات ہے، جیسے :**قوله تعالىٰ**﴿ **انزل معهم الكتاب**﴾[9] میں **الكتاب بمعنىٰ الكتب.**

قرآن کریم ،کتب لغت ، معاجم کے علاوہ آپ معنیٰ کی وضاحت اور تشریح کیلئے کتب فقہ کا بھی سہارا لیتے ہیں جیسے :**ثم إعلم بأن الصلاة من الله الرحمة**، عبارت نقل کرتے ہوئے قرآن مجید سے قولہ تعالیٰ نقل فرماتے ہیں:

﴿**ان الله و ملئكته يصلون على النبى**﴾[10] یعنی اس آیت میں الصلاۃ اللہ کی طرف سے رحمت فرشتوں کی طرف سے استغفار اور مومنین کی طرف سے دعاہے اور اسکو آپ نے تفسیر بحر العلوم للسمرقندی سے نقل فرمایاہے اور اسے بلفظ تفسیر المصنف سے اشارہ کیاہے اسکے علاوہ بھی اگر لفظ المصنف کا ذکر کرتاہے تو اس سے مراد ابواللیث سمرقندی ہوتاہے یہ ذکر بلفظ المصنف آپ کتاب التوضیح میں بارہا کرچکاہے جیسے :

واراد المصنف هنا من الحدث المانع مطلقا.

اور اس کے بعد کتاب فقہ سے حوالہ دیتے ہوئے فرمایا:

وقال فى النهاية : يقال فى التحيات ، والصلاة ،فدل على انها عبارة عن الدعاء.

مؤلف رحمہ اللہ قرآنی آیات کو کبھی کسی حکم کے لیۓ نص کے طور پر پیش کرتاہے یہاں آپ کا مراد قرآن سے تیمّم کا حکم ثابت کرنا ہے اور کبھی کسی معنی ومفہوم کی وضاحت کے لئے کتب لغات ومعاجم کے بعد قرآنی آیت کو بطور استدلال پیش کرتاہے جیسے :

ركن الشئ فى اللغة هو جانب الاقوىٰ، و هو ﴿ **آوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ**﴾[11] **اوربعدمیں فرمایا: كذا فى الصحاح**[12]

کتب احادیث سے اخذ:

قرآن کے بعد آپ نے احادیث مبارکہ سے بھی بطور استدلال ،استشہاد اکثر مقامات پر نقل کیاہے لیکن بعض دفعہ آپ احادیث میں روایۃ بالمعنی بھی نقل کیاہے جس کا تخریج کے بعد وضاحت درج کی گئی ہے کہ اصل حدیث کے الفاظ کتب حدیث میں کس صورت میں نقل ہے اور حضرت نے کن الفاظ کے ساتھ اس روایت کو نقل کیاہے جیسے :

جواب سلام کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

قوله:كرد السلام ، الاصل فيهقوله تعالىٰ: هو﴿**واذا حييتم فحييوا باحسن منها اوردواها**﴾[13] **يعنى اذا سلم عليكم ردواجوابه باحسن منه و هو ان يقول و عليكم السلام و رحمة الله و بركاته، إذا قال السلامعليكم و هو ان يقول و عليكم السلام ع رحمة الله و بركاته إذا قال السلام عليكم او**

ردوامثله وهو ان يقول مثله وهو ان يقول السلام عليكم[14]۔

یہاں عبارت نقل کرنے کے بعد آیت پھر تفسیر اور اسکے بعد آپنے اس ضمن میں حدیث نقل کیا ہے :

وروى عن رسول الله ﷺ ان رجل دخل عليه فقال السلام عليكم فقال له وعليكم السلام فلک عشر حسنات ودخل آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله فرد عليه فقال لک عشرون حسنة ودخل آخر فقال السالم عليكم ورحمة الله وبركاته فرد عليه فقال لک ثلاثون حسنة[15]

اس حدیث کو ترمذی نے دوسرے الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔[16]

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

وعن النبى عليه السلام اذا سلم عليكم اهل الكتاب فقولوا وعليكم،[17]

جبکہ بخاری نے اسکو لفظ:

اذا سلم عليكم اليهود على فانما يقول احدكم السلام عليكم فقل وعليک[18] کے ساتھ نقل کیا ہے۔

اکثر احادیث نقل کرتے ہوئے آپ نے کتب احادیث کا تذکرہ کیے بغیر نقل کیا ہے جبکہ کبھی کبھار کتاب حدیث کے نام کے ساتھ مصنف کا نام کا بھی ذکر کرتا ہے جیساکہ:

ذكره مسلم فى صحيحه[19] اور رواه انس بن مالك رضى الله عنهما فى سنن ابى داود[20]

دوسری جگہ حدیث نقل کرنے کے بعد فرمایا :

كذا ذكره صاحب المصابيح۔[21]

ایک اور مقام پر الاشراق شرح مشارق الانوار سے جو عبارت نقل کیا ہے اسکے ساتھ صراحت کے ساتھ کذافی الاشراق کا ذکر کیا ہے[22]۔احادیث کی کتب سے بھی اکثر شرح اور وضاحت کی ضمن میں عبارت کو نقل کیا ہے جیساکہ:

ان كون التشميت العاطس بعد ما حمد العاطس فرض كفاية ،هو مذهبنا و مذهب الشافعى و جماعة إل أنه سنة وأدب كذا في الاشراق[23]

دوسری جگہ حدیث کو نقل کیا ہے:

ازارة المؤمن الى انصاف ساقيه، فعلى هذا يكون المستحب الى نصف الساقين،الخ[24].

القرمانی رحمہ اللہ نے مذکورہ ۃاحادیث کو نقل کرتے ہوئے کسی صحاح ستہ دیگر مشہور کتب احادیث کا حوالہ نہیں د یابلکہ الاشراق کا حوالہ دیا جبکہ صاحب الاشراق نے خود اس حدیث کو اپنی متن مشارق الانوار کے ایک دوسری حدیث: **ان الله لا ينظر ال ى من يجر آزاره**[25] کی تشریح کے ضمن میں نقل کیا ہے۔

بعض دفعہ آپ نے احادیث اور آیات کو مشہور تفاسیر سے تفسیر و تشریح کرتے ہوئے نقل کیا ہے۔

جیسے:

واللہ ما علمت احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم مسح علی القدمین، کذا فی الکشاف۔[26]

یہاں آپ مذکورہ حدیث کو الکشاف سے نقل کرنے کے بعد صراحت کے ساتھ الکشاف کا نام لے کر ذکر کیا ہے جبکہ ما بعد حدیث کو آپ نے تفسیر معالم التنزیل سے نقل کرکے اس کے ساتھ کتب حدیث کا کوئی ذکر نہیں کیا جبکہ معالم التنزیل نے اس حدیث کو بخاری اور مسلم سے نقل کیا ہے۔ جیسے :

وفی معالم التنزیل مسند الی عبداللہ بن عمر ﷺ انہ قال: تخلف عن رسول اللہ فی سفر سافرناہ و قد ارتھقنا صلاۃ العصر و نحن نتوضاء، فجعلنا نمسح علی ارجلنا ، فنادی باعلی صوتہ ویل للاعقاب من النار[27] **.**

کتب فقہ سے اخذ:

مؤلف القرمانی رحمہ اللہ نے کتب فقہ سے بھی مختلف مقامات پر استفادہ کیا ہے۔ خصوصا اصطلاحات فقہیہ، مختلف فیہ مسائل کی وضاحت اور اقوال فقہاء کے لئے آپ نے اکثر کتب فقہ سے نقل کیا ہے۔آپ جب کتاب کاحوالہ دیتے ہوئے اشارہ کرتے ہیں توکتاب کی بجائےآپ مصنف کے نام کا بھی ذکر کرتے ہیں جیسے اکثر اوقات ہدایۃ کی بجائےآپ نے کذا فی المرغینانی نقل کیاہےاور کبھی آپ کتاب اور مصنف دونوں کے نام کاایک ساتھ ذکر کرتے ہیں جیسے :

کذا ذکر الاسبیجابی فی شرح الطحاوی والقدوری فی شرح مختصر الکرخی[28]

بعض اوقات آپ ایک جگہ کتاب کا نام لے کر حوالہ ذکر کرتاہے جبکہ دوسری دفعہ اس کتاب کاحوالہ دیتے ہوئے مصنف کے نام سے اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں جیسے :

فتاویٰ القنیۃکی بجائے صاحب کتاب کا نام لیتے ہوئےلکھا:**والروایۃ فی القنیۃ**[29] جبکہ دوسری جگہ اس کتاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئےکتاب کی بجائے صاحب کتاب کا نام لیتے ہوئے لکھا:**وبہ صرح الذاھدی**[30] اورمذکور فتاویٰ القینیہ الامام الذاہدی کی کتاب ہے۔

فقہی اختلاف کے وقت آپ نےہدایہ للمرغینانانی پر زیادہ اعتماد کیاہے جابجاآپ نے کذافی المرغینانی یا وہکذا فی الہدایۃ یا و لفظ الہدایہ سےذکرکیاہے بعض دفعہ آپ نےہدایہ کےساتھ شرح کاذکر کرتے ہوئےدونوں کوایک ساتھ نقل کیاہے جیساکہ : **فسرہ صاحب العنایۃ لفظ الھدایۃ**،جبکہ یہاں آپ نے نقل النہایہ شرح الھدایہ سے کیاہے۔

کبھی آپ نے مصنف ابی اللیث کی عبارت کوالمرغینانی سے نقل کیاہےجوالمرغینانی نےاپنی کتاب میں فقیہ ابی اللیث رحمہاللہ سے نقل کیاہے۔ القرمانی کی کتاب التوضیح فقہ کی دوسری کتب سےاس وجہ سے بھی ممتازہےکہ آپ نےاس میں سوال وجواب و اعتراض کی صورت کا بھی ایک تسلسل قائم کیاہے کہیں فان قلت ، قلت کہیں فان قیل کاتذکرہ کرچکاہے جیسے :

فا ن قلت: ھذا اخبار آحاد والفرض لا یثبت خبر الواحد. قلت: نعم الا ان المصنف رحمہ اللہ اراد بہ الفرض العملی ھو احد نوعی الواجب،فإن قلت: لم لا یجوز أن یثبت بطریق الدلالۃ

فانکون النص معقولا لیس بشرط فیه لما عرف، قلت: انما یثبت الشی بطریق الدلالة اذاکان فی معنی الاصل من کل وجه ولیس الماء المقید فی معن ی الماء المطلق من کل وجه[31].

فان قیل : ما الحکمة فی ان اللہ تعالی امرنا ان نصلی علیه ونحن نقول اللہ هم صلی علی محمد وعلی آل محمد فنسال اللہ تعالی ان نصلی علیه . قلنا: لأنه صلی اللہ علیه و سلم طاهر لا عیب فیه و نحن فینا المعائب و النقائص فکیف یثني من فیه معائب علی طاهر فنسأل اللہ تعال أن یصلی علیه[32]

کتب لغت سے اخذ:

قرآن، تفسیر، حدیث اور فقہ کے بعد کتب لغات سے بھی بہت اچھے انداز میں ہے۔ فقہی اصطلاحات اور مشکل الفاظ کا پہلے قرآن و حدیث میں حل و تشریح تلاش کرتا ہے بعد میں آپ لغات و معاجم سے کسی لفظ کو اسی کتاب کی عبارت کے ساتھ نقل کرتا ہے وہاں قرآن، حدیث، فقہ اور لغات کو ایک ساتھ جمع کرکے تشریح کرتا ہے۔ جیسے:

ابجلیة حی من الیمن والنسبة الیهم بجلی کذافی الصحاح۔[33]

الصلاۃ، النفیر، الآبار، الادب، جہاں یہ الفاظ ذکر کئے ہیں وہاں ان الفاظ کے ساتھ قال الجوہری یعنی مصنف کی طرف اشارہ یا کذافی الصحاح سے کتاب کی طرف اشارہ کیا ہے۔

آپ نے اس کتاب کے آخر میں ایک باب میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی مناقب کا بھی ذکر کیا ہے۔ اپنی کتاب اس کتاب التوضیح میں اپنے سے سابقہ مفسرین محدثین اور فقہاء کی تصانیف سے استفادہ کیا ہے جن میں چند بطور نمونہ درج ذیل ہیں۔

- تفسیر بحر العلوم جو امام، فقیہ أبي اللیث السمرقندی ۳۸۳ھ کی تصنیف ہے۔
- تفسیر کشاف، جار اللہ ابوالقاسم محمود بن عمرو بن احمد الزمخشری ۵۳۸ھ
- معالم التنزیل، المعروف تفسیر البغ وی، البغ وی، محی السنة، ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء ۵۱۰ھ
- صحیح مسلم، مسلم بن حجاج، ابوالحسین القشیری، ۲۶۱ھ
- الهدایہ شرح بدایة المبتدی، ابی الحسن علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل الرشدانی، المرغینانی، ۵۹۳ھ
- ، کشف الأسرار شرح اصول البزدوی، عبد العزیز بن احمد بن محمد، علاء الدین البخاری، الحنفی ۷۳۰ھ
- النهایہ شرح الهدایہ، حسام الدین، الحسین بن علی بن حجاج، السغناقی، ۷۱۱ھ مخطوط ہے جو جامعہ ام القریٰ، سعودی عرب میں کتاب الطلاق کے کچھ حصہ پر کام ہوچکا ہے۔
- الاشراق شرح مشارق الأنوار، محمد بن محمود بن احمد، البابرتی۔ مخطوط
- الطحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملک المعروف بالطحاوی، ۳۲۱ھ
- الصحاح: تاج اللغة وصحاح العربیہ، اسماعیل بن حماد الجوہری ۳۹۳ھ
- جامع الصغیر، امام ابو عبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی ۱۸۹ھ

- مبسوط ،امام اِبو عبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی ۱۸۹ھ
- شرح مختصر الطحاوی، الامام الاسبیجابی ۵۳۵ھ (مخطوط، الجامعہ العراقیہ
- فتاویٰ القنیہ، مختار بن محمود بن محمد الزاہدی، لقب نجم الدین۔
- شرح الہدایہ، محمد بن محمد بن اِحمد ،السنجاری، قوام الدین الکاکی ۷۴۹ھ مخطوط
- تاریخ ابن کثیر، البدایۃ والنھایۃ، ابوالفدا، اسماعیل بن عمر بن کثیر، القرشی، ۷۷۴ھ
- شرح مختصر الطحاوی، اِحمد بن علی اِبو بکر الرازی، ۳۷۰ھ

خلاصہ بحث

مصطفیٰ القرمانی فقہ حنفی کے ایک جید فقیہ اور اپنے وقت کے علماء میں سے ہے۔آپ کی تصنیف شرح مقدمۃ الصلوٰۃ فقہ حنفی کا ایک شاہکار ہے جسے اپنے وقت کے علماء نے سنہرے الفاظ سے یاد کیا ہے۔آپ نے اس کتاب میں ائمہ اربعہ کے فقہی اختلاف کو تعصب سے پاک ،دلائل کے ساتھ بہترین اور دلچسپ انداز میں پیش کیا ہے۔آپ نے شرح مقدمۃ الصلاۃ میں مختلف علوم جیسے عقائد، اصول فقہ، تفسیر، حدیث، معانی، لغات، نحو و صرف کا تفصیلی احاطہ کیا ہے۔آپ نے اس کتاب میں حدیث ، تفسیر اور دیگر علوم میں مستند کتب سے نہایت بہترین انداز سے استفادہ کیا ہے جو آئندہ محققین کے لئے مشعل راہ ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

حوالہ جات (References)

[1] البغدادی، اِسماعیل باشا، ہدیۃ العارفین فی اسماء المولفین واثار المصنّفین، دار احیاء التراث العربیہ بیروت، لبنان۔ ۳/۴۳۳۔

[2] الزرکلی، خیر الدین بن محمود بن محمد بن علی بن فارس الاعلام، دار الملایین، . 7/234

[3] طاش کبریٰ ،ابو الخیر، زادہ، اِحمد بن مصطفیٰ بن خلیل عصام الد ین، الشقائق النعمانیہ فی علماء الدو لۃ العثمانیہ، دار الکتب العربی، بیروت، ص. ۱۳۰

[4] السخاوی، شمس الدین اِبوالخیر محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد بن اِبی بکر بن عثمان بن محمد، الضوء الامع لقرن التاسع، منشورات دار مکتبۃ الحیاۃ ،بیروت. ۱۰/۱۶۰.

[5] .التوضیح ۱/ب

[6] .القصص ۲۸

[7] تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ، المعروف الصحاح للجوہری، یہ الجوہری، اِسماعیل بن حماد الجوہری کی مشہور کتاب ہے۔

[8] مخطوط التوضیح، ص۔۱۸

[9] البقرۃ: ۲۱۳

[10] الاحزاب: ۵۶

[11] ھود: ۸۰

[12] الصحاح: ۶/۴۰۴۔

[13] النساء: ۸۶۔

[14] التوضیح: ۱/۱۱۶

[15] السجستانی، سلیمان بن اشعث، ابوداود، سنن ابی داود، دار الفکر، رقم الحدیث: ۵۱۹۵۔

[16] الترمذی، محمد بن عیسی ابو عیسی، الجامع الصحیح سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۲۶۸۹۔

[17] التوضیح: ۱/۱۷

[18] البخاری، رقم الحدیث: ۵۹۰۲

[19] التوضیح ۵۷/

[20] التوضیح: ۹۳/۱

[21] التوضیح: ۱۰۰/ب

[22] الاشراق شرح مشارق الانوار محمد بن محمود بن احمد الباتری کی کتاب (مخطوط) ہے اسمیں بخاری، مسلم اور متفق علیہ احادیث کو جمع کیا ہے۔

[23] التوضیح ۱/۱۸

[24] التوضیح: ۱/۳۸

[25] الاشراق: ۱۳۲

[26] الزمخشری، ابو القاسم محمود بن عمرو بن احمد، الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل، دار الکتاب العربی، بیروت، ۱/۶۱۱۔

[27] البخاری، کتاب العلم: ۶۰۔ مسلم رقم: ۵۹۵۔

[28] التوضیح ۶۱/ب

[29] حوالہ مذکورہ بالا صفحہ: ۶۱/ب

[30] حوالہ مذکورہ بالا صفحہ: ۱/۱۱۰

[31] حوالہ مذکورہ بالا صفحہ: ۱/۱۳۰

[32] حوالہ مذکورہ بالا صفحہ: ۲۰/ب

[33] حوالہ مذکورہ بالا صفحہ: ۱۰/ب